

CERTIFICATE OF ENCOUNTER

ONE DOLLAR — *Symbol of Encounter*

Gillettenarrative.com

Nando the Scribe



Fronte — Signature

Retro — Signature



Wall Street پر One-Dollar Stories کیوں موجود ہے

1. انسانیت اپنے آپ کو دیکھنے سے بچنے کے لیے بٹتی ہے

صدیوں تک ہم نے لوگوں کو خانوں میں بانٹا: اچھے اور برے، امیر اور غریب، مرد اور عورتیں، تندرست اور بیمار۔ یہ لیبل شناختیں بنانے میں ہماری مدد کرتے ہیں، مگر یہ کبھی نہیں بتاتے کہ ہم درحقیقت کون ہیں۔ یہ شارٹ کٹ ہیں۔ یہ نقاب ہیں۔ یہ اصل سوال سے بچنے کے طریقے ہیں: جب باقی سب کچھ ہٹا دیا جائے تو کیا بچتا ہے؟

2. اصل امتیاز سماجی نہیں — وجودی ہے

اپنی زندگی کے ایک خاص موڑ پر میں نے امیری اور غریبی، کامیابی اور ناکامی، طاقت اور کمزوری کو دیکھنا چھوڑ دیا۔ میں ایک کہیں زیادہ دقیق چیز کو دیکھنے لگا: ضرورت اور حاجت۔

ضرورت تمہیں زندہ رکھتی ہے۔ حاجت تمہیں بھٹکائے رکھتی ہے۔ زیادہ تر لوگ دونوں کو گڈمڈ کر دیتے ہیں۔

3. میں نے وہ بات سیکھی جس کا ذکر کم ہی کوئی کرتا ہے

میں نے برسوں یہ سمجھنے میں لگائے کہ ایک دولت مند آدمی غربت کو کیسے سنبھال سکتا ہے — بدحالی نہیں، محرومی نہیں، بلکہ وہ غربت جو تمہیں سکھاتی ہے کہ کیا بنیادی ہے اور کیا شور۔ اس سبق نے سب کچھ بدل دیا۔ اس نے تماشا اتار پھینکا۔ اس نے سراب اتار پھینکے۔ اس نے یہ خیال اتار پھینکا کہ پیسہ کسی بھی چیز کا تعین کرتا ہے۔

4. میں نے کتابیں لکھیں، بہت سی کتابیں

1، 2، 5، 10، 50، 100، 500، 1200، 3000، 3800، 4200۔ بہت سے لکھنے والوں کی طرح میں نے بھی تصور کیا تھا کہ انہیں چھاپوں گا، بیچوں گا، رائٹیاں گنوں گا، کامیابی کو اعداد سے

ناپوں گا۔ پھر ایک سگّل آیا — صاف، تیز، ناقابلِ انکار۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ میرا راستہ نہیں۔
میرا کام کہانیاں بیچنا نہیں تھا۔ میرا کام رشتے بنانا تھا۔

5. تقریباً ہر چیز مفت بانٹی جا سکتی ہے

پیسے دولت نہیں۔ پیسے معنی نہیں۔ پیسے شناخت نہیں۔ وہ بس ضرورتوں کے لیے ایک عملی اوزار
ہے۔ باقی سب کچھ — علم، سچ، کہانی — مفت دیا جا سکتا ہے۔

6. اسی لیے One-Dollar Stories موجود ہے

میں کتابیں نہیں بیچتا۔ میں انہیں مفت بانٹ دیتا ہوں۔
بدلے میں جو مانگا ہوں وہ ایک ڈالر ہے، دونوں طرف دستخط شدہ۔ ادائیگی کے طور پر نہیں۔
خیرات کے طور پر نہیں۔ تجارتی لین دین کے طور پر نہیں۔
بلکہ اعتراف کے ایک عمل کے طور پر۔ ایک ادراکی تبادلہ۔ ایک سگّل جو کہتا ہے: میں یہاں
تھا۔ مجھے یہ ملا۔ میں اس رشتے کو تسلیم کرتا ہوں۔

7. یہ اشارہ آفاق ہے

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم کون ہو۔ ریاستہائے متحدہ کا صدر۔ پوپ۔ کسی ملٹی نیشنل
کارپوریشن کا سی ای او۔ نکر کا پہل فروش۔
ڈالر وہی رہتا ہے۔ اشارہ وہی رہتا ہے۔ کیونکہ قدر قیمت سے پیدا نہیں ہوتی۔ قدر رشتے سے پیدا
ہوتی ہے۔

8. ہم کتابیں نہیں بیچتے۔ ہم رشتے بناتے ہیں۔

یہی جوہر ہے۔ یہی نظام ہے۔ یہی پروٹوکول ہے۔ One-Dollar Stories اس لیے موجود ہے کہ
کہانی ہی وہ واحد دولت ہے جو ہمارے بعد زندہ رہتی ہے۔ اور اس لیے کہ ایک اکیلا اشارہ —
ایک ڈالر — ایک پورا انسانی آرکائیو کھول سکتا ہے۔

فرڈیننڈو